# صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ خیبر پختونخوا

## رپورٹ

## مجلس قائمہ نمبر 37 برائے محکمہ ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ اور عجائب گھر

میں بحیثیت چیئرمین مجلس قائمہ نمبر 37 برائے محکمہ ثقافت، سیاحت، آثارِ قدیمہ اور عجائب گھر، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 306 (منجانب جناب رجب علی عباسی صاحب، ایم پی اے) اور سوال نمبر 338 (منجانب جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے) پر معزز ایوان کو رپورٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

### (1) توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 306 منجانب جناب رجب علی عباسی صاحب، ایم پی اے:

**پس منظر:**

2- مورخہ 23 اپریل 2025ء کو اسمبلی کی طرف سے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 306 لف (الف) کو درج ذیل ٹرم آف ریفرنس کیساتھ قائمہ کمیٹی کو سپرد کیا گیا تھا:

- محکمہ سیاحت و ثقافت، خیبر پختونخوا کی جانب سے گلیات کی عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم نہ کرنے پر تفصیلی غور۔

3- مجلس قائمہ نمبر 37 برائے محکمہ ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ اور عجائب گھر نے اپنے منعقدہ اجلاسوں مورخہ 10 اور 16 جولائی 2025ء کو توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 306 کے تحت گلیات کے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی سے متعلق درپیش مسائل پر درج ذیل ممبران کمیٹی کی موجودگی میں زیر غور لایا گیا:

| | | |
|---|---|---|
| i. | جناب تاج محمد خان صاحب، | (ایم پی اے) |
| ii. | جناب محمد عارف صاحب، | (ایم پی اے) |
| iii. | جناب منیر حسین صاحب، | (ایم پی اے) |
| iv. | جناب زبیر خان صاحب، | (ایم پی اے) |
| v. | جناب جلال خان صاحب، | (ایم پی اے) |
| vi. | جناب رجب علی عباسی صاحب، | (ایم پی اے) |

| | | |
|---|---|---|
| vii. | محترمہ نیلوفر بابر صاحبہ، | (ایم پی اے) |
| viii. | جناب سمیع اللہ صاحب، | (ایم پی اے) |
| ix. | جناب احمد کنڈی صاحب، | (ایم پی اے / محرک) |

## کارروائی:

4. مجلس قائمہ کے منعقدہ اجلاسوں میں محکمہ سیاحت وثقافت، گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی، محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، محکمہ قانون، ایڈووکیٹ جنرل آفس اور دیگر متعلقہ محکموں کے نمائندگان شریک ہوئے۔ان اجلاسوں کے دوران زیر غور معاملے کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی جس میں درج ذیل نکات بطورِ خاص نمایاں رہے۔

**محکمہ گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی(GDA) کا موقف:**

5. مذکورہ توجہ دلاؤنوٹس کے ضمن میں جناب شاہ رخ علی صاحب، ڈائریکٹر جنرل گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ گلیات سے مری چھاؤنی کو پانی کی فراہمی کا منصوبہ سال 1891ء تا 1894ء کے دوران شروع کیا گیا، جس میں 1896ء میں میونسپلٹی مری بھی شریک ہوگئی۔ بعدازاں 1925ء اور 1927ء میں فریقین کے مابین متعدد معاہدات طے پائے، تاہم 1925ء، 1927ء اور 1986ء کے منصوبے منسوخ کر دیے گئے اور آخری معاہدہ 1931ء میں طے پایا۔ اس معاہدے کے تحت 1932ء میں ڈونگا گلی کے مقام پر 32.50 لاکھ گیلن گنجائش کے دو بڑے ٹینک تعمیر کیے گئے۔ قیام پاکستان کے بعد 1947ء میں پانی کی فراہمی سے متعلق تمام معاملات صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں شامل کر دیے گئے۔ بعدازاں 1961ء میں ہزارہ ہل ٹریک امپرومنٹ ٹرسٹ قائم کیا گیا اور پانی کے تمام ذرائع اس کے سپرد کر دیے گئے۔ مزید برآں، 4 اگست 1962ء کو یہ فیصلہ کیا گیا کہ گلیات کے علاقے کے لیے یومیہ 15,000 گیلن یا 10 فیصد پانی ایوبیہ کو فراہم کیا جائے، تاہم یہ فیصلہ عملی طور پر نافذ نہ ہو سکا۔

6. کمیٹی کو بتایا گیا کہ 1973ء کے آئین کے نفاذ کے بعد گلیات ریجن صوبہ خیبر پختونخوا کے دائرہ اختیار میں شامل ہوا، تاہم مری واٹر بورڈ نے 300 کنال اراضی پر غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے اور 1987ء میں 62.50 لاکھ گیلن گنجائش کا واٹر ٹینک بھی بلا اجازت تعمیر کیا۔ گلیات سے مری کو پانی کی ترسیل محکمہ پی ایچ اے پنجاب کے ذریعے کی جاتی ہے، جس کے بدلے نہ کوئی معاوضہ ادا کیا گیا اور نہ کوئی معاہدہ موجود ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق، اگر پانی کی قیمت ایک روپیہ فی لیٹر تصور کی جائے تو مری واٹر بورڈ پر گزشتہ 77 سال کے بقایاجات کی مالیت تقریباً 63,798 ملین روپے بنتی ہے۔ محکمہ کے زیرِ انتظام 12 چشمے ہیں، جن سے پانی مشک پوری سے ڈونگا گلی تک پہنچتا ہے، جہاں سے 26 کلومیٹر طویل تین لائنوں کے ذریعے پانی منتقل ہوتا ہے، جن میں سے 17 کلومیٹر خیبر پختونخوا اور باقی پنجاب میں واقع ہیں۔ پانی کی فراہمی بہتر بنانے کے لیے پائپوں کی تعداد پانچ کرنے کی کوشش جاری ہے۔ مجموعی طور پر 92.45 لاکھ گیلن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے، جو قدرتی بہاؤ

سے منتقل ہوتا ہے، جبکہ ٹاؤنز کو فراہم کیے جانے والے پانی کے لیے پمپنگ کی جاتی ہے، جس پر سالانہ 35 ملین روپے بجلی کا خرچ آتا ہے۔

7. ڈائریکٹر جنرل گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے آگاہ کیا کہ 1995ء تا 2000ء کے دوران گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) اور مری واٹر بورڈ کے مابین پانی کی ترسیل کا تنازع اس وقت سامنے آیا جب جی ڈی اے اہلکاروں نے اپنی واٹر لائن کو ڈونگا گلی سے مری جانے والی موجودہ لائن سے منسلک کرنے کی کوشش کی، جس پر پنجاب پولیس نے جی ڈی اے کے اہلکاروں کو گرفتار کیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یونیسیف کے مطابق نتھیا گلی میں 65.33 فیصد پانی کی قلت ہے، جو سیاحوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث مزید سنگین ہو رہی ہے۔ یہ معاملہ دسمبر 2006ء میں آئی پی سی سی کے ایجنڈے پر لایا گیا اور 14 جنوری 2021ء کو زیر بحث آیا، جسے قانونی رائے کے لیے محکمہ قانون کو ارسال کیا گیا۔ محکمہ قانون نے واضح کیا کہ **پانی اور پانی کی فراہمی نہ صرف 1993ء کے آئین کے نفاذ کے بعد، بلکہ پاکستان کے پہلے آئین 1956ء سے ہی صوبائی حکومت کا معاملہ رہا ہے۔ یہ بات 1956ء کے آئین کی انٹری نمبر 19 سے بھی واضح ہوتی ہے، جو کہ صوبائی قانون سازی کی فہرست میں شامل ہے۔ چنانچہ آئینی فریم ورک کے تحت خیبر پختونخوا حکومت کو اپنے دائرۂ اختیار میں آنے والے چشموں کے پانی کے انتظامات اور استعمال پر مکمل حق حاصل ہے۔** آئی پی سی سی کے اجلاس مورخہ 26 ستمبر 2024ء میں چیئرمین نے ہدایت دی کہ گلیات و مری میں پانی کی قلت سے متعلق ایک معروف فرم سے قانونی، سماجی اور ماحولیاتی پہلوؤں پر مشتمل تفصیلی سروے کروایا جائے اور رپورٹ جلد از جلد پیش کی جائے۔

8. کمیٹی کو اس معاملے پر مزید تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا گیا کہ ایک اور اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں سیکرٹری آئی پی سی سی، چیف سیکرٹری صوبہ خیبر پختونخوا اور سیکرٹری ایچ یو ڈی حکومت پنجاب شامل تھے۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 13-11-2024 کو منعقد ہوا جس میں یہ فیصلے لیے گئے کہ:۔

i. کوئی بھی نیا تعمیراتی کام کسی بھی فریق کی جانب سے نہیں کیا جائے گا اس معاملے سے متعلق تمام جاری تعمیراتی سرگرمیاں فوری طور پر روک دی جائے گی۔

ii. پانی کی تقسیم کا موجودہ طریقہ کار اگلے فیصلے تک جاری رہے گا۔

iii. حکومت پنجاب، حکومت خیبر پختونخوا کے خط مورخہ 10-09-2024 کی روشنی میں مری / گلیات میں پانی کے ذرائع اور ذخائر کے سروے کے لئے انٹرنیشنل واٹر منیجمنٹ انسٹیٹیوٹ سے درخواست کرے گی۔

## محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ کا مؤقف:

9. محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مذکورہ توجہ دلاؤ نوٹس کے ضمن میں وضاحت پیش کی کہ واٹر سپلائی سکیم ڈونگا گلی اس کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی، نہ ہی یہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) میں شامل ہے اور نہ ہی اس کا کوئی PC-1 یا تخمینہ محکمہ کو موصول ہوا ہے۔ چونکہ یہ سکیم سیاحتی وثقافتی زون سے متعلق ہے، اس لیے اس کی ترقی و بحالی محکمہ سیاحت وثقافت یا بلدیاتی اداروں کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ دیہی و شہری آبادی کو پینے کے پانی اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کرنے والے منصوبوں پر کام کرتا ہے، اور مذکورہ سکیم اس کے فریم ورک میں شامل نہیں ہے۔ تاہم، اگر متعلقہ محکمہ اس سکیم کو منصوبہ بندی میں شامل کرے اور باقاعدہ درخواست دے تو محکمہ تکنیکی معاونت فراہم کرنے کو تیار ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ نے تجویز دی ہے کہ اس سکیم سے متعلق امور کو محکمہ سیاحت وثقافت یا بلدیاتی حکومت کے ساتھ زیر غور لایا جائے تاکہ عوامی سہولت کے لیے بروقت اور مؤثر اقدامات کیے جا سکیں۔

## آئینی و قانونی پہلو:

10. جناب اسد جان درانی صاحب، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل، نے ماہرانہ رائے دیتے ہوئے کہا کہ اس مسئلے کو بین صوبائی رابطہ کمیٹی (آئی پی سی سی) اور مشترکہ مفادات کی کونسل (سی سی آئی) کے فورمز پر حل کیا جا سکتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 155 کے تحت پانی کے اس مسئلے کو حل کیا جا سکتا ہے، چونکہ اب مذکورہ مسئلہ آئی پی سی سی کی زیر نگرانی ہے اور صوبے کے حق میں فیصلے دیے گئے ہیں، تو انہیں ہی حل کرنے کا موقع دیا جائے۔ بقایا جات کی وصولی بھی آئی پی سی سی کے توسط سے کی جائے۔ 1956 اور 1973 کے آئین کے مطابق پانی کا انتظام صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ مری کو پانی کی فراہمی کا کوئی باقاعدہ معاہدہ موجود نہیں، لہٰذا آئینی فریم ورک کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا اپنے وسائل پر مکمل حق رکھتا ہے۔ آرٹیکل 155 کے تحت وفاقی و صوبائی سطح پر رابطہ ممکن ہے جبکہ آرٹیکل 184 کے تحت صوبہ سپریم کورٹ سے بھی رجوع کر سکتا ہے۔

## اراکین کمیٹی کی آراء:

11. جناب رجب علی عباسی صاحب، ایم پی اے / محرک، نے نشاندہی کی کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی تمام سکیمیں غیر فعال ہیں، جس کے باعث گلیات کے عوام آلودہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ مری واٹر بورڈ کو 12 کے بجائے 21 چشموں سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے، جبکہ 92.45 لاکھ گیلن پانی ذخیرہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گلیات کی عوام کو فوری طور پر صاف پانی فراہم کیا جائے۔ جناب احمد کنڈی، ایم پی اے، نے وضاحت کی کہ یہ معاملہ آئی پی سی سی کے دائرہ کار میں نہیں آتا، کیونکہ آرٹیکل 155 وفاق اور صوبے کے درمیان تنازع سے متعلق ہے۔ انہوں نے تجویز دی کہ آئین کے آرٹیکل 184 کے تحت سپریم کورٹ سے رجوع کیا جائے اور صوبائی حکومت گلیات کے عوام کو ان کا آئینی حق، یعنی صاف پانی، فراہم کرے۔ مزید براں جناب تاج محمد (ایم پی اے) نے کہا کہ صاف پانی عوام کا آئینی حق ہے اور پنجاب حکومت کے ذمہ بقایا جات وصول کیے جائیں۔

**12- کمیٹی کے مشاہدات؛**

i. **پانی کی تاریخی فراہمی اور معاہدات:** گلیات سے مری کو پانی کی فراہمی کا منصوبہ 1891ء میں شروع ہوا۔ 1931ء میں آخری باقاعدہ معاہدہ ہوا، 1947ء کے بعد یہ معاملات صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں آ گئے اور 1956ء اور 1973ء کے دستور پاکستان کے تحت یہ صوبائی حکومت کا معاملہ ہے جس کے تحت خیبر پختونخوا کی حکومت کو اپنے دائرۂ اختیار میں آنے والے چشموں کے پانی کے انتظامات اور استعمال پر مکمل حق حاصل ہے۔

ii. **زمین پر قبضہ اور ٹینک کی غیر قانونی تعمیر:** محکمہ کے ریکارڈ کے مطابق مری واٹر بورڈ نے بغیر منظوری کے 300 کنال زمین پر قبضہ کیا۔ 1987ء میں بغیر اجازت 62.50 لاکھ گیلن کا ٹینک تعمیر کیا گیا۔

iii. **پانی کی فراہمی بغیر معاہدہ و معاوضہ:** مری کو پانی کی سپلائی جاری ہے، لیکن نہ کوئی معاہدہ ہے اور نہ کوئی مالی ادائیگی۔ محکمہ کے اعداد و شمار کے حساب سے مری واٹر بورڈ پر 63,798 ملین روپے بقایا ہیں۔

iv. **گلیات میں پانی کی قلت:** نتھیا گلی میں 65.33 فیصد پانی کی قلت پائی جاتی ہے نیز سیاحتی دباؤ سے پانی کی دستیابی مزید متاثر ہو رہی ہے۔

v. **آئینی و قانونی پہلو:** پانی کی فراہمی صوبائی حکومت کا دائرہ اختیار ہے اور اسکا انتظام و انصرام صوبائی حکومت کے ذمے ہے۔ مذکورہ معاملے کو حل کرنے کے لئے صوبائی حکومت دستور پاکستان کے دفعہ 155 یا 184 (بین الصوبائی حل کے لیے سپریم کورٹ کی مداخلت) یا بین الصوبائی رابطہ کمیٹی (IPCC) کے ذریعے فوری حل کر سکتی ہے۔

**13- کمیٹی کے سفارشات:** مجلس قائمہ نمبر 37 نے تفصیلی غور و خوض کے بعد درج ذیل سفارشات مرتب کیں:

i. صوبائی حکومت گلیات کے عوام کو ترجیحی بنیادوں پر صاف پانی فراہم کرے۔

ii. مری کو پانی کی فراہمی کے لیے باقاعدہ معاہدہ کیا جائے، جس میں واضح شرائط اور معاوضہ طے کیا جائے۔

iii. پنجاب حکومت کے ذمے واجب الادا بقایاجات کی وصولی کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔

iv. صوبائی حکومت اس مسئلے کو وفاقی سطح، انٹر پروونشل کوآرڈینیشن کمیٹی (IPCC) اور ضرورت پڑنے پر سپریم کورٹ کے سامنے پیش کرے۔

## (2) سوال نمبر 338منجاب جناب احمد کنڈی صاحب ایم پی اے

## پس منظر:

14- مورخہ 12 نومبر 2024ء کو اسمبلی کی طرف سے مذکورہ سوال نمبر 338 لف(ب) کو درج ذیل ٹرم آف ریفرنس کیساتھ مجلس ھٰذا کو سپرد کیا گیا تھا:

- محکمہ سیاحت وثقافت، خیبر پختونخوا کی جانب سے مختلف اضلاع میں تہوار منعقد کرنے پر ڈپٹی کمشنر کی جانب سے اجازت نامہ طلب کرنے پر غور کرنا۔

15- مجلس قائمہ نمبر 37 برائے محکمہ ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ و عجائب گھر نے اپنے منعقدہ اجلاس مورخہ 10 جولائی 2025ء میں سوال نمبر 338 (منجانب جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے / محرک) کے ضمن میں اضلاع میں منعقد ہونے والے تہواروں اور ثقافتی میلوں کے انعقاد کے لیے ڈپٹی کمشنر کی اجازت درکار ہونے سے متعلق درپیش مسائل پر تفصیلی زیر کیا گیا۔

## کارروائی:

16- جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے / محرک، نے نشاندہی کی کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں تہوار اور ثقافتی میلے منعقد کیے جاتے ہیں جن کے لیے ڈپٹی کمشنر کی اجازت درکار ہوتی ہے۔ تاہم اکثر اوقات یہ تقریبات اختتام پذیر ہو جاتی ہیں مگر ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے کسی قسم کا جواب یا اجازت نامہ موصول نہیں ہوتا۔ انہوں نے تجویز دی کہ اس عمل کو مؤثر اور آسان بنانے کے لیے واضح لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

17- اس موقع پر جناب سید زین اللہ صاحب، سی آر او محکمہ سیاحت، نے وضاحت کی کہ خیبر پختونخوا سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ 2020ء کے سیکشن 14 کے تحت ڈپٹی کمشنر سے اجازت لینا لازمی ہے، جو سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر شامل کیا گیا ہے۔ تاہم، عوامی سہولت کے لیے اس قانون میں ترامیم کی ضرورت ہے۔

18- کمیٹی کے استفسار پر کہ عوام کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں؟ کے ضمن میں محکمہ نے بتایا کہ ترامیم کے لیے محکمہ اسٹیبلشمنٹ کو سفارشات بھیجنا ہوں گی، جو بعد ازاں کابینہ میں منظوری کے لیے پیش کی جائیں گی۔

19- مزید برآں، جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے، نے تجویز دی کہ سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ میں ترمیم کر کے ڈپٹی کمشنر کو پابند کیا جائے کہ وہ مقررہ وقت میں جواب دے۔ جناب منیر حسین لغمانی، ایم پی اے، نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ

جواب، کے لیے وقت، کا تعین ضروری ہے۔ چیئرمین نے ہدایت دی کہ ڈپٹی کمشنر ایک ہفتے کے اندر "ہاں" یا "نہ" میں جواب دینے کا پابند ہو گا، بصورت دیگر جواب نہ آنے کی صورت میں "ہاں" تصور کیا جائے گا۔

سفارش:

20- کافی غور و خوض کے بعد کمیٹی نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ متعلقہ قوانین میں ترمیم کر کے ڈپٹی کمشنرز کو پابند کرے کہ وہ مقررہ وقت میں تہوار اور ثقافتی میلوں کے انعقاد کے لیے اجازت نامہ جاری کریں۔

21- پیراگراف نمبر 13 اور 20 میں مندرج سفارشات بغرض منظوری ایوان میں پیش کی جاتی ہیں۔

(شرافت علی)

چیئرپرسن،

مجلس قائمہ نمبر 37 برائے محکمہ ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ و عجائب گھر

لف (الف)

توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 306

منجانب:۔رجب علی خان عباسی رکن صوبائی اسمبلی

میں وزیر برائے محکمہ سیاحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ سیاحتی مقام گلیات صوبہ خیبر پختونخوا کا ایک بڑا سیاحتی مقام ہونے کی وجہ سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں مقامی اور بین الاقوامی سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے علاقہ گلیات جو کہ دو صوبائی حلقوں پر مشتمل ہے اس کے سیاحتی مقام بالخصوص نتھیا گلی، نگری بالا، ڈونگا گلی، ٹمبلی میرا، ایوبیہ، خانسپور، چھانگلہ گلی، باڑیاں اور اردگرد کے مقامات سیاحت کو فروغ دینے، آمدنی بڑھانے، روزگار کی فراہمی اور صوبے کی نرم تصویر (Soft Image) پیش کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں تاہم بڑھتی ہوئی سیاحتی سرگرمیوں کے باوجود گلیات کی مقامی آبادی پانی کی شدید قلت کا شکار ہے گلیات کے چشموں کا پانی ڈونگا گلی کے مقام پر قائم کردہ واٹر ٹینکوں میں آرہا ہے جس سے روزانہ لاکھوں گیلن پانی مری کو بذریعہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سپلائی کیا جارہا ہے اس پانی کی ترسیل تقریباً 100 سال سے زیادہ عرصے سے جاری ہے، اور اب مزید پانی گلیات کے چشموں سے لے جانے کی تیاری ہے یہ امر قابل غور ہے کہ گلیات کی مقامی آبادی کی بوند تک رسائی نہیں ہے روزمرہ کی ضروریات اور سیاحت کے فروغ کے لئے مقامی آبادی پانی کی قیمتاً خریدنے پر مجبور ہیں ڈونگا گلی سے جو پانی باہر دیا جارہا ہے اس پانی کی ترسیل سب سے پہلے مقامی آبادی کا حق ہے۔ مقامی لوگوں کو اور سیاحت کے فروغ کیلئے ڈونگا گلی واٹر ٹینک اور دیگر مقامی ذرائع پانی کی تقسیم میں مقامی آبادی کو ترجیح ان کا بنیادی اور آئینی حق ہے۔ جو پانی ڈونگا گلی سے لاکھوں گیلن روزانہ کے بنیاد پر علاقہ گلیات سے باہر جاتا ہے اس پر آبیانہ وصول نہ کرکے مقامی آبادی کی حق تلفی ہے جو کہ ان پر خرچ ہونی چاہیے تھی۔ نیز مری واٹر بورڈ صارفین سے پانی کے چارجز وصول کررہا ہے اور مقامی آبادی پانی کی بوند بوند کو ترس رہی ہے۔ تاحال صوبائی حکومت نے پانی کی قلت کا کوئی بندوبست نہیں کیا ہے تاکہ ایک جامع منصوبے کے ذریعہ مقامی رہائشیوں کو صاف پانی تک رسائی حاصل ہو۔ اور ان کی تکالیف کا سدباب ہو۔ پانی کا موجودہ منصوبہ جس سے مری کو پانی دیا جارہا ہے انگریز سرکار کی باقیات میں سے ایک نشانی ہے جو کہ مقامی آبادی کی حق تلفی کا ایک بڑا ثبوت ہے۔

**Refer to Standing Committee No. 37 Culture Tourism dated 23-4-2025**

لف(ب)

113

سوال نمبر:338

منجانب: جناب احمد کنڈی صاحب، رکن صوبائی اسمبلی

| نمبر شمار | سوال | جواب |
|---|---|---|
| | کیا وزیر ثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ | |
| (الف) | آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے کسی بھی علاقے میں مختلف ثقافتی اور دیگر علاقائی پروگراموں کیلئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر منظوری دیتا ہے؟ | جی یہ درست ہے کہ صوبے میں مختلف ثقافتی اور علاقائی پروگراموں کے انعقاد کیلئے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے منظوری درکار ہوتی ہے۔ جس کا خیبر پختونخوا سول ایڈمنسٹریشن ایکٹ 2020 کے سیکشن 14 میں باقاعدہ ذکر ہے۔ |
| (ب) | آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق کوئی فنکشن یا ثقافتی میلہ سیکورٹی اور دیگر انتظامی امور حکومتی ذمہ داری میں شامل ہیں؟ | جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ کسی بھی فنکشن یا ثقافتی میلہ کی سیکورٹی اور دیگر انتظامیہ امور حکومتی ذمہ داری میں شامل ہے اور اس کیلئے محکمہ تمام منسلک اداروں کو کسی بھی ثقافتی میلے یا پروگرام کے انعقاد سے قبل باقاعدہ طور پر اجازت نامہ حاصل کرنے سمیت سیکورٹی اداروں کو بھی مطلع کرتا ہے۔ |
| (ج) | اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس پورے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے۔ | |

CamScanner